

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۱۳ - جلد ۹ | لودیانہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۸۱ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل کے تین سردار امیر نے قید کر لئے ہیں - شہر میں غدر ہے = خبر ہے کہ جنرل محمد جان سپہ سالار افواج افغانستان قتل ہو گیا = ایوب خان کا ایک مخبر قندھار میں پکار پکار کہتا ہے کہ جس وقت انگریز قندھار کو خالی کرینگے تو ایوبخان کا قبضہ اُسپر ہوگا = قوم وزیری علاقہ بنوں میں بھی کچھ فساد کیا چاہتے ہیں = ہندوستان سے جو جدہ نہر زبیدہ کیواسطے مکہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ میں سب لٹ گیا = ایوب خان حد سے زیادہ زور میں آرہا ہے = جنگ افغانستان کے خرچ کی بابت انگلستان نے ۵ کروڑ روپیہ دینا منظور کیا ہے = زار روس کا قاتل گرفتار ہو گیا ہے مگر نہ وہ بولتا ہے اور نہ کسیکی سنتا ہے = سرکار انگریزی نے حکم دیا ہے کہ آیرلنڈ والوں سے ہتھیار کھوائے جائیں = جدید زار روس کے محل میں بھی کہتے ہیں کہ سرنگ لگائی گئی تھی چنانچہ تحقیقات ہو رہی ہے = سلطان روم اپنے ملک میں نئے اخبارات جاری نہیں ہونے دیتے ہیں = افواہ ہے کہ امیر کابل کا ارادہ ہے کہ خود کابل سے روانہ ہو کر قندھار میں جا دیں اور اُسپر قبضہ کر لیں = کابلی لوگوں کا بیان ہے کہ دربار کابل میں سرکار کی طرف سے محمد افضل خان بطور سفیر کے جائینگے = سُنا جاتا ہے کہ سردار محمد حیات خان صاحب کے مقدمہ کی تحقیقات قریب الاختتام ہے = سلطان روم نے جرمن سے درخواست کی ہے کہ اگر یونان اور ٹرکی میں جھڑ گئی تو سلطنت روم کی تمکو حمایت کرنی چاہئے = قسطنطنیہ میں آجکل بکثرت چوریاں و سینہ زوریاں ہو رہی ہیں = ایک اُڑتی سی خبر یہہ بھی سُنی ہے کہ مدحت پاشا یہہ چاہتا ہے کہ اگر سلطنت روم میں بغاوت پھیل جاوے تو خود صوبوں پر میں بھی قبضہ کر کے سلطان بنجاؤں = پرنس بسمارک نے سلطان کو لکھا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ بہت جلد یونان سے دوستی گانٹھ لو = ہرات سے جو خبر آئی ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہرات میں ایوبخان کے برخلاف مفسدہ ہوتا جاتا ہے = قندھار کے سرداروں نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ ہم آپکی تابعداری کے لئے حاضر ہیں = پشاور میں کابل سے خبر آئی ہے کہ یہاں سے چار ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار قندھار کیطرف روانہ کئے گئے ہیں = کہتے ہیں کہ ایوبخان نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ خبردار ہو جاؤ اب میں تمہارے ساتھ جنگ کرونگا = وزیریوں کی گوشمالی کے لئے پشاور اور جمرود سے فوجیں روانہ ہو گئی ہیں = جنرل داؤد شاہ اور وزیر کابل جو انگریزوں کے قیدی ہیں شملہ پر رہا کرینگے - خیبر سے ہماری فوجیں بلا روک ٹوک آرام کے ساتھہ نکل آئی ہیں = لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کا دورہ پشاور کی طرف کا ملتوی ہو گیا ہے = قوم بورنے شرایط صلح نامہ پر دستخط کر دئے ہیں = اخبار انجمن پشاور میں لکھا ہے کہ عہدہ پریس کمشنر کا موقوف ہو گیا ہے = خبر ہے کہ ایک کابل کا وکیل جو قندھار کی طرف جا رہا تھا راستہ میں قتل کیا گیا ہے = بدخشان کا قافلہ حج کر کے واپس آرہا تھا درمیان لنڈی دو کہ کے افغانوں نے لوٹ لیا ہے چنانچہ ۱۲ سو روپیہ اور ۶ عورتیں بھی جبر اُٹہا لے گئے ہیں =

نور افشاں

—— ہم ہفتہ گذشتہ میں لکھ چکے ہیں کہ نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنی ہندو رعایا کو ناراض کیا اور اُنکے مندروں کی مسماری کے لئے حکم جاری کیا چنانچہ ہفتہ حال میں ہمکو اخبار انجمن کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بہاولپور کے ہندو و مسلمانوں میں خوب کُشا کُشی ہوئی۔ یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب نواب صاحب کو یہہ خبر شکارگاہ میں پہونچی تو نواب صاحب ریاست گاہ میں تشریف لائے تو اہل ہنود ہی کی گت بنائی اور اُنہیں کو مجرم قرار دیدیا۔ اور یہہ بھی خبر ہے کہ اہل ہنود میں سے ایک بزرگ گوسائیں کو بے عزتی کے ساتھ بلایا اور وہ کلمات نسبت اہل ہنود کے کہنے جو کوئی رئیس نہیں کہہ سکتا اور یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ نواب صاحب کے حکم سے دو مندر گرائے گئے ہیں۔ اور تیسرے مندر کے گرانیکی طیاری ہے اور خبر ہے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جناب صاحب کمشنر بہادر ۲۱ مارچ کو بہاولپور اِس معرکہ کی خبر سنکر تشریف لے گئے اور مسمار شدہ مندروں کا ملاحظہ کیا +

اگر یہہ تمام خبریں راست ہیں تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ نواب صاحب ایسے تعلیم یافتہ ہو کر ایسے کام کریں جو ہرگز کسی رئیس یا حاکم کو زیبا نہیں ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ کسی فرقہ کو جوش مذہبی سے ستایا جاوے یا جبراً کسی مذہبی معاملہ میں دست اندازی کیجاوے کیا نواب صاحب کو غدر ۱۸۵۷ء کا اشتہار جو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی جانب سے شایع ہوا تھا یاد نہیں جس میں صاف درج ہے کہ کسی غیر واجب معاملات اور خاصکر مذہبی امور میں دخل نہ دیا جاویگا۔ نہیں معلوم ہے نواب صاحب بہادر بہاولپور نے کیوں ایسی کارروائی اپنی دار السلطنت میں روا رکھی۔ کیا بہاولپور کے اہل ہنود سرکار انگریزی کے قوانین سے فیضیاب نہیں ہو سکتے ہیں کیا اُنہوں نے حکومت انگریزی کی طرز کو نہیں دیکھا ہے خود اُنہوں نے بہت عرصہ تک دیکھا اور برتا +

ہمکو زیادہ تر افسوس اِس بات کا ہے کہ ابھی جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے دربار میں بوقت مسند نشینی نواب صاحب اپنی سپیچ میں فرمایا تھا کہ مجکو اُمید ہے کہ اے نواب صاحب تم اپنی رعایا کی بہتری و بہبودی میں ساعی رہو گے۔ اور نواب صاحب فوراً ہی اِس نصیحت کو بھول گئے ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ اسلامی سلطنتیں اپنے جہادی خوش میں آنکر رعایا کو ستاتی ہیں اور رعایا کو ناراض کر کے اپنی سلطنت کو بگاڑ دیتی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ اگر اب بھی نواب صاحب اصول قوانین انگریزی کے مطابق عمل در آمد کر کے اپنی رعایا کو خوش رکھیں +

—— قندھار کے چھوڑ دینے کے بارے میں بھی خبریں سننے میں آتی ہیں کہ آخر اپریل تک اُسکو چھوڑ دیا جاوے گا۔ اور بعض خبروں سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قندھار پر امیر کابل کا قبضہ کرایا جائیگا اور یہہ بھی خبر ہے کہ امیر کابل نے اپنی فوجیں قندھار پر قبضہ کرنے کیواسطے تیار کر لی ہیں اُدھر ایوبخان ہاتھہ پیر مار رہا ہے کہ جب انگریز قندھار کو چھوڑیں تو میں قبضہ کر لوں دیکھا چاہئے کہ جب انگریز قندھار کو چھوڑیں تو کسکا قبضہ اُسپر ہوتا ہے +

—— زار روس کے قتل ہو جانیکے بعد اُسکا ولیعہد تخت نشین ہوا مگر ملک روس کے وہی مخالف لوگ زار حال سے بھی ناخوش معلوم ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قوانین مجریہ حال کو ہرگز جاری نہیں رہنے دینگے اور اگر زار حال نے ہماری منشا کے موافق حکمرانی نہ کری تو ایکدن نہ ایکدن زار سابق کیطرح قتل کر ڈالیں گے۔ ایک خبر سے ہمکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ زار حال کے محل میں اُسکے قتل کی نیت سے سرنگ بھی لگائی گئی تھی مگر پردہ فاش ہو گیا اب مجرموں کی تلاش در پیش ہے مخالف فرقہ کا یہہ ارادہ ہے کہ ملک روس علیحدہ علیحدہ صوبوں پر تقسیم کیا جاوے اور ہر ایک صوبہ کا حکمران آزادی کے ساتھہ حکمرانی کرے تاکہ تمام رعایا کو آسودگی ملے۔ شہنشاہ روس ممالک کے فتح کرنے میں جسقدر کوشش کرتا ہے اُسیقدر اُسپر انتظام نہیں رکھہ سکتا ہے۔ پس ہم اپنی مرضی کے موافق ملک میں آسودگی کے خواہشمند ہیں۔ دیکھا چاہئے کہ یہہ مخالف فرقہ زار حال سے کسطرح پیش آتا ہے +

—— لودیانہ کی برادری سوداں نے اپنا یہہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ہم قبیح رسومات کا انسداد کریں چنانچہ اُنہوں نے ایک التماس صفحہ پر چھپوا کر امرتسر و نابہ و پٹیالہ و فیروزپور وغیرہ کے سوداں کے پاس روانہ کی ہے اور لکھا گیا ہے کہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء کو یہاں اُنکا ایک جلسہ برائے انسداد قبیح رسومات کے ہو گا۔ یہہ تجویز نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اگر اُسکے بانی مبانی قبیح رسومات کا انسداد کوشش کے ساتھہ کرینگے تو اُمید ہے کہ کامیابی ہو گی +

—— نہایت خوشی کی بات ہے کہ قوم بوئر نے سرکار سے صلح کر لی ہے۔ اِس جنگ میں ہماری طرف سے اسقدر نقصان نہیں ہوا ہے کہ جسقدر قوم بوئر کا ہوا ہے۔ صرف افسوس اتنا ہے کہ اِس جنگ میں ایک بڑا بہادر اور دانا افسر جنکے سپرد یہہ سالاری تھی وہ کام آیا۔ اب جو شرائط صلح کی اُنہوں نے پیش اور منظور کی ہیں وے ہمارے صفحہ تاربرقی میں درج ہیں جنسے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہہ صلح نامہ طرفین کے حق میں مفید ہے۔ بڑی بات یہہ ہے کہ اِس جنگ میں بھی ہماری ہی جیت رہی +

بقیہ کیمیا کا بیان

چوتھا گفتگو

جب تمام آکسیجن اسطرح خرچ کیا جاوے اور بعد اسکے بوتل کو اگر پانی میں کھیں تو پانی اسمیں بھر جائیگا یا نہیں = ہاں بھر جائیگا تو معلوم ہوا کہ کوئی جاندار نیٹروجن میں جی نہیں سکتا اگر جب آکسیجن سے ملا ہوا ہو جیسے ہوا میں ہے = ہاں لیکن ایک بات ہے کہ ہم جب سانس لیتے ہیں تو جتنا آکسیجن کھینچتے ہیں اوتنا پھر نکالتے نہیں کیونکہ کچھ لہو سے ملتا ہے اور اسی سبب سے ہے کہ اگر کسی تنگ جگہہ میں زیادہ آدمی ہوں تو دم لینا مشکل ہوتا ہے بلکہ بعد دیر کے محال ہے = ہاں البتہ جو آکسیجن ہر سانس میں کچھہ تھوڑا سا بدن میں رہجاتا ہے تو آخر سانس لیتے لیتے اوس تنگ مکان کا تمام آکسیجن خرچ ہوگا اور نیٹروجن رہجائیگا یہی موجب ہلاکت کا ہے +

تم نے خوب جودت عقل سے اسکی حقیقت کو دریافت کیا اور اسکے ثابت کرنے کا بھی ایک طور ہے مثلاً ایک بوتل کو تھوڑی دیر تک منہہ سے لگا رکھو اور سانس کی آمد و شد رہے تو تھوڑی دیر میں سانس لینا مشکل ہوگا اور پھر جو بوتل میں اُسیوقت کوئی جلتی بتی رکھو تو فی الفور بجھہ جائیگی کہ صرف اُسمیں نیٹروجن رہا اور آکسیجن دم لیتے لیتے لہو سے ملگیا = آکسیجن اور نیٹروجن کا وجود آپنے خوب جدا جدا ثابت کیا اور بھی کوئی گیس اسطرح کا ہے = ہاں ہے ایک پانی سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکو ہیڈروجن گاس کہتے ہیں = جیسا آکسیجن شعلے کے لئے ضرور ہے اور ہر چیز کو ترش و تیز کر دیتا ہے اور نیٹروجن یعنے ازوٹ سبب ہلاکی ہر جاندار کا ہے ویسے ہی ہیڈروجن کی بھی کچھہ خاصیت ہے = ہاں یہہ جب آکسیجن سے ملے تو پانی کر دیتا ہے اسیواسطے ہیڈروجن یعنے پانی بنانیوالا اسکا نام ہے +

کیا دو گاس کے ملنے سے پانی پیدا ہوتا ہے = ہاں پانی میں ہیڈروجن کے دو حصے اور آکسیجن کا ایک حصہ لیکن آکسیجن گاس سے ہیڈروجن گاس آٹھ گنا ہلکا ہے اور انگلستان میں اس سُبکی کو عجب طور سے کام میں لائے ہیں کہ غبارا بناتے ہیں جسمیں دو تین آدمی بیٹھتے ہیں اور اُسکے اطراف میں ہیڈروجن گاس دھرتے ہیں اور وہ اپنی ہلکائی سے کوسوں تک چڑھجاتا ہے اور جب سوار چاہے کہ اُترے تب آہستہ آہستہ اُس گاس کو نکلنے دیتے ہیں تب وہ بِلاآفت زمین پر اُتر آتا ہے اور اُسکو بلون کہتے ہیں = عجیب ہیڈروجن گاس پانی سے کسطرح نکالا جاتا ہے = اگر تپائے ہوئے لوہے پر پانی ڈالا جاوے تو ایک بدبو بخار اُٹھتا ہے وہی ہیڈروجن ہے اور جو گرم لوہا پانی میں ڈالا جاوے تو وہ گاس بسبب سُبکی کے بلبلوں میں اوپر آتا ہے اور اُسکو جمع کرنیسے ہاتھ آتا ہے +

بھلا پھر پانی بھی اُس سے بن سکتا ہے = ہاں اُسکو جلانے سے بن سکتا ہے = کیا اسمیں خود بخود آگ لگتی ہے = نہیں مگر آکسیجن بہت چاہتا ہے اور جلد اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور تم جانتے ہو کہ آکسیجن آگ دوز نمبر ہے تو دونو کے ملانے سے پانی بنتا ہے = تو معلوم ہوا کہ پانی میں دو گاس ہیں یعنے ہیڈروجن اور آکسیجن اور یہہ تعجب ہے کہ ان دونوں سے آگ اور پانی دونوں بنتے ہیں = ہاں آکسیجن کو وہ جب اپنی طرف کھینچتا ہے تو اتنی گرمی حاصل ہوتی ہے کہ آگ نکلتی ہے اور جب اُس آگ میں تمام گرمی خرچ ہو تب پھر پانی بنجاتا ہے +

آپکے کہنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیڈروجن گاس بخار ہے اور کچھ نہیں = نہیں بخار تو خود پانی ہے کہ کھولنے سے ہلکا ہوکر اٹھتا ہے اور اسمیں آکسیجن اور ہیڈروجن دونوں ہیں لیکن ہیڈروجن علیحدہ ہے جب گرم لوہا پانی میں ڈالنے سے ہیڈروجن نکالا گیا تو آکسیجن کیا ہوا = وہ گرم لوہے میں کھپ گیا اور ہیڈروجن اُسکی جدائی کے سبب اوپر اُٹھہ آیا = پانی کے دونوں گاس تب ہی جدا ہونگے جب خوب گرمی اُسکو پہنچے +

ہاں البتہ گرمی چاہئے مگر بعضی دوائیں اُسکے واسطے ہیں مثلاً گندھک کا تیزاب جسکو بل ہیورک اسِڈ کہتے ہیں جب پانی سے ملایا جاوے اور اُسمیں تھوڑا سا لوہا ڈالا جاوے تو وہ گرم لوہے کا کام کریگا یعنے ہیڈروجن ڈالنے کے لیے اسمیں اُٹھینگے اور اُسکا جمع کرنا نل کے راہ سے بہت آسان ہے بدل آکسیجن کے = آپنے جو کہا کہ ہیڈروجن شعلہ گیر ہے تب کسطرح اسمیں سے آگ پیدا ہوتی ہے = اگر بتی کے پاس رکھا جاوے تو ہوا کے آکسیجن کو کھینچکر مثل بارود کے شور کے ساتھ اُٹھیگا اور پانی اُس سے حاصل ہوگا کتنا پانی اُس سے پیدا ہوگا = پانی گاس وزن کے برابر ہوگا مگر بسبب اِسکے کہ یہہ گاس بہت ہلکا ہے پانی بہت کم پیدا ہوتا ہے جسکا ملنا مشکل ہے = ہیڈروجن ہر شعلے میں ہے = ہاں سب میں ہے مثلاً موم میں بہت ہیڈروجن ہے اور اُسکے پگھلنے میں جب آگ لگے تو اُس کی گرمی سے ہیڈروجن نکلتا ہے اور ہوا کے آکسیجن سے ملکر شعلہ جلتا رہتا ہے جبتک موم باقی ہو = اِس شعلے سے بھی پانی بن سکتا ہے - ہاں بنتا ہے مگر اتنا کم کہ کسی کے دیکھنے میں نہیں آتا = بھلا اس ہیڈروجن کے شعلے سے بھی کوئی کام نکل سکتا ہے +

ہاں ولایت میں رات کو تمام گھر دوکانیں اور گلیاں تیل سے نہیں روشن ہوتیں مگر اُس پتھر کے کوئیلے سے جو زمین کی کانوں سے نکالا جاتا ہے اور اُسمیں بہت ہیڈروجن رہتا ہے اور اُسکو نبد برتن میں جلا کر وہ گاس نالیوں کی راہ سے کوسوں تک لیجاتے ہیں - اور جس گھر میں یعنی دکان

ہوتی ہے تب اُس بڑی ٹمی میں ایک سوراخ کرکے ایک چھوٹی ٹمی ڈرتے ہیں جسکا مُنہہ گھر کی دیوار سے نکلتا ہے اور رات کو صاحب خانہ کو جب روشنی کی حاجت ہوتی ہے تب اُسکا مُنہہ کھولدیتا ہے +

باقی آیندہ

بقیہ عہدہ امامت کی تعلیم کا واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

آخرالامر ابتدائی سررشتہ میں بائبل سب کتابوں سے زیادہ مفید ہے لیکن یہہ دینی تربیت کے متعلق ہیں۔ اور یہہ اُس مضمون کی شاخ ہے جسکا میں اب ذکر نہیں کرتا ہوں۔ اور صرف اسقدر کہتا ہوں کہ پہلے اثبات عیسویت پر کسی وسیع اور جید کتاب کا مطالعہ ضرور ہے اور ہندو اور محمدی مباحثوں کی بھی ایک ایسی ہی کتاب پڑھانا ضرور ہے۔ دوسرے وہ لڑکا جو سوال جواب نہیں سیکھتا۔ غضب ہے کہ جوان ہوکر کوئی بڑا عارف نہ ہوگا۔ تیسرے جو لوئی بیس برس کی عمر سے پہلے اپنے ذہن میں کلام الٰہی کا خزانہ جمع نہیں کرتا وہ خوشنویسی میں قادر نہ ہوگا +

محاصل بدون مذکورہ بالا طریق ابتدائی تربیت کی کامیابی نہ ہوگی۔ لیکن وہ جوان جو ایسی بنیاد رکھتا ہے بالکل کامیاب ہوگا

مشکلات و اعتراضات

نقل ہم مان لیتے ہیں کہ کافی قابل التعلیم کتابوں کی کمی ایک مشکلات میں سے ہے۔ لیکن اگر ہم حقیقی سرگرمی سے کمر بہت باندھیں تو یہہ مشکل رفتہ رفتہ بالکل دور ہو جاویگی +

اعتراض

شاید بعض کہہ سکتے ہیں کہ عیسائیوں کی تعداد نہایت ہی کم ہے اور ایسے اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے لئے مشن کا بہت زیادہ روپیہ اور مشنریوں کی بہت محنت اور وقت درکار ہے۔ پس ہم تھوڑے سے طالب العلموں کے لئے اسقدر خرچ اور تکلیف گوارا نہیں کر سکتے +

جواب

اگر عیسائیوں اور خصوصاً خادم الدین کی تعلیم ایک ضروری امر نہ مانی جاوے تب ہم اس اعتراض کو صحیح مان سکتے ہیں۔ مگر میری رائے میں انکا تعلیم دینا اگرچہ کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں ایک بہت ہی بھاری اور ضروری بات ہے اگر ہم صحیح طور سے اِن تھوڑوں کو جو کلیسیا میں شریک ہیں تعلیم دیویں اور اُنکو اِس اندھیرے ملک میں ایک چمکنے والی روشنی اور قوت بنادیں۔ تو ہم خداوند مسیح کے لئے بہت زیادہ کام کرتے ہیں۔ بہ نسبت اسکے کہ ہم تمام دنیا کو جو کہ کلیسیا سے باہر ہے تعلیم دیویں۔ شاید میری رائے بہت ہی یکطرفہ سمجھی جائیگی۔ مگر میں صلیب کے دس سپاہیوں کو اُن دس ہزار آدمیوں کی نسبت (جو لشکرگاہ سے باہر ہیں اور باہر ہی رہیں) تعلیم دینا زیادہ مناسب جانتا ہوں +

داؤد اکیلا ہے (دس ہزار فلستانیوں کی نسبت جنکو اُس نے شکست دی) نہایت ہی ذی قدر تھا۔ اور اُس آدمی نے جسنے داؤد کو تعلیم دی بہت ہی بڑا کام کیا۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے بھی بارہ شاگردوں کی ایک جماعت کو تعلیم دی کہ باہر جاویں۔ اور دنیا کو مسیحی مذہب میں تبدیل کریں پس وہ مشنری جو تھوڑے سے عیسائیوں کو اس مقصد سے طیار کرتا ہے کہ دنیا کو الٹ پلٹ کر ڈالیں ایک بڑا کام خدا کی بادشاہت کے لئے کرتا ہے +

اعتراض

پھر یہہ اعتراض بھی ہو سکتا ہے کہ اعلےٰ درجہ کی تعلیم میں طالب العلموں کا وقت بہت ہی صرف ہوگا۔ اور کہ ہم طالب العلم کو اسقدر عرصہ تک مشن کے کام سے باز نہیں رکھ سکتے ہیں +

جواب

کسیکو ہندوستان میں دینی خدمت کے لئے مقرر کرنا اس سے بہتر ہے کہ اُسکی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہو کچھ ضرور نہیں ہے۔ جیسا کہ امریکہ اور برٹن کلان میں بھی ہوتا ہے۔ اور ایسی تعلیم اسقدر عرصہ کے درمیان پوری ہو سکتی ہے +

اعتراض

بعض طالب العلم اِس اعلےٰ درجہ کو پاس نہیں کر سکتے +

جواب

یہہ سچ ہے کہ بعض ہندوستانی طالب العلم کامیاب نہ ہونگے مگر یہہ بھی سچ ہے کہ بعض طالب العلم اور ملکوں میں بھی کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگوں کی عقل دوسرے ملک کے لوگوں کی عقل سے کچھ کم نہیں۔ بشرطیکہ ہم انکو ایسا ہی موقع دیویں جیسا دوسرے ملکوں میں دیا جاتا ہے +

علاوہ ازیں یہہ ضرور نہیں۔ کہ ہمارا ہر ایک طالب العلم کامیاب ہی ہووے پر سنیٹ ہمیشہ اختیار رکھتی ہے کہ اُن لوگوں کو جنہیں وہ لایق اور جانے ہوئے سمجھیں

آرزو مین کرے۔ خواہ انکی عقلی لیاقت کم یا زیادہ ہو۔ اگرچہ تھوڑے سے بھی پاس ہوں تو یہہ ایک بھاری حاصل ہوگا۔ پر اگر ہم اعلے درجہ کی تعلیم کا کچھ انتظام نہ کریں تو ہمیں ایک کے کامیاب ہونیکی بھی اُمید نہیں ہی۔ ایک دفعہ ہم میں سے آٹھ آدمی کسی پہاڑ کی چوٹی کے چڑھنے کے لئے جو چودہ ہزار فٹ اُونچی تھی روانہ ہوئے جب ہم دس ہزار فٹ تک پہونچے تو ہم سے ایک رہ گیا۔ اور پھر جب ہم تین ہزار فٹ اور زیادہ چڑھ گئے تو ہم میں سے چار اور رہگئے آٹھ میں سے صرف تین چوٹی تک پہونچے۔ مگر اُس پہاڑ کی چوٹی تک پہونچنے کے لئے ایک راستہ ایک رہنما اور اُسی چوٹی کا منزل مقصود ہونا ضروری بات ہی +

باقی آئندہ

مراسلات

خدا کی مرضی کہاں سے معلوم ہو

وفادار خادم کی یہہ صدا ہی کہ میرے مالک کی مرضی مجکو کہاں سے معلوم ہوگی تاکہ اپنی مرضی کو گویا بھول جاکے جان من تن سمیت اپنے حقیقی مالک کی خدمت کروں۔ کل جہان میں جہاں خالق مخلوق کا خیال باقی ہی الٰہی مرضی کا کوئی نہ کوئی مکاشفہ بالظہور مانا جاتا ہی۔ چنانچہ زمانہ حال کے ایک فیلسوف کا قول ہی کہ اُن ساری قوموں میں یہہ خیال پیدا ہوا ہی جو بالکل ناشائستہ نہیں ہیں کہ دیوتاؤں نے آدمیوں کے ساتھ کچھ رفاقت رکھی ہی۔ اور اُن کے پاس روایتیں ہیں کہ بعض آدمیوں کو الہام ملا اور خدا نے آدمیوں پر طرح طرح سے تاثیر کی ہی۔ انتہی۔ مکاشفات سے کیا مراد ہی؟ ڈھانا یعنی ہوائی شہر کو اُکھاڑنا +

اب الٰہی مرضی کے مکاشفہ کا بیان بہ تفصیل ذیل کرینگے۔ اوّل مکاشفہ قوانین قدرت (نیچر) میں پایا جاتا ہی خلقت کی حیرت افزا پرمعرفت انتظام میں قادر مطلق خدا کی قدرت گھوٹ گھوٹ بھری ہوئی ہی۔ اُسکا ہر برگ و ذرہ اپنی زبان مقصد سے صاحب ارادہ خالق کا تسبیح خوان ہی۔ اسپر باریک نگاہ سے ذرہ غور کرنا الٰہی حکمت کے بے پایان خزانہ کو کھول دیتا ہی۔ آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں اور فضا اُسکی دستکاری دکھاتی ہی۔ اُسکے حقیں جو دیکھنے میں نہیں آتیں یعنے اُسکی ازلی قدرت اور خدائی۔ دنیا کی پیدایش کے وقت سے خلقت کی چیزوں پر غور کرنے سے ایسی صاف معلوم ہوتیں کہ اُنکو کچھ عذر نہیں۔ دوم مکاشفہ وہ ہی جو ہر ایک فرد بشر کے ضمیر پر سونہلے حروف سے کندہ ہی۔ انسان چند قوا کا مجموعہ ہی اگر اُسکو تین حصوں پر تقسیم کریں تو قیاس سے بعید نہیں ہوگا حصہ اوّل قوا عقلی ہیں مثلاً قوت فیصلہ یا انصاف دلیل کرنیکی طاقت وغیرہ حصہ دوئم قوا اخلاقی محبت ایمان۔ بھروسہ وغیرہ۔ حصہ سوئم قوا حیوانی یعنے وہ سب قوا جو حیوان مطلق میں بھی ہیں مثلاً شہوت۔ غصہ۔ طمع۔ وغیرہ +

اب اگر ہر ایک قوت اپنے اپنے خاص مقصد کو واجب طور پر پورا کرے تو انسان خود الٰہی مرضی کا ایک زندہ مکاشفہ ہی اوروں کے لئے نمونہ سے اور نیز اپنے لئے اپنی ہر ایک قوت کو برمحل خرچ کرنے سے اُس قوت کے خالق کی مرضی کو جس کے لئے اُسنے اُس قوت کو بنایا بخوبی پہچانتا ہی۔ جیسے کہ چاقو۔ گھڑی۔ تلوار۔ وغیرہ کے مناسب استعمال سے ہم اُنکے کاریگر کی مرضی کو اُنکے بارہ میں معلوم کرتے ہیں۔ ویسے ہی انسان کے ہمارے اِس فرضی حال میں ہوتا۔ اور یہی وہ مکاشفہ ہی جو ہر فرد بشر کے ضمیر پر کندہ ہی۔ اگرچہ حالت تو ایسی اُلٹ گئی کہ اخلاقی قوا قوا حیوانی کی مطیع ہوگئی۔ محبت تو شہوت سے مبدل ہوگئی اور غصہ نے رحم کو نگل لیا۔ ایمان کے عوض بے ایمانی اور بھروسہ کی جگہہ وحشت نے مقام کیا تو بھی وہ زرین حروف سراسر محو نہیں ہوگئے۔ نہایت گھسے ہوئے روپیہ کے نقش کی طرح مشکل دیکھ پڑتے ہیں۔ جب اندرونی مکاشفہ کی یہہ حالت ہی تو کیونکر بیرونی مکاشفہ (یعنے نیچر) کی لائق تاثیر سے وہ متاثر ہوسکے۔ جب آنکھ صاف نہیں تو روشنی خواہ کیسی ہی صاف اور جلی کیوں نہ ہو۔ بینائی کو نہیں بڑھا سکتی ہی۔ اور نہ اپنے نور سے اُسکو منور کر سکتی ہی۔ یہہ فرضی یا خیالی بیان نہیں ہی بلکہ روزمرہ کا تجربہ ہی۔ اگرچہ چارہ جوئی یا علاج میں اختلاف رائے ہو مگر اِس ظاہر صداقت سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انسان اپنی اصلی حالت سے بہت ہی گرا ہوا ہی اور اُسکے اندرون سخت ابتری اور خرابی ہوگئی ہی۔ ظاہر ہی کہ جب ایسا انسان یہہ سوال کرتا ہی کہ مجھے میرے خدا کی مرضی کہاں سے معلوم ہو؟ تو اُسکا ایک مطلب یہہ ہی کہ کہاں سے بے غلط اور صاف صاف مرضی الٰہی مجھے معلوم ہوگی؟ کیونکہ ویسی ٹمٹمانی روشنی تو خود اُسکے پاس پیشتر سے موجود ہی اور دوسرا مطلب یہہ ہی کہ مجھے اِس خراب حالت سے نجات دینے کے لئے خدا کی کیا مرضی ہی +

پہلے مطلب کو بر لانے کے لئے یہہ جواب دیا جاتا ہی کہ خدا کا مکاشفہ دو قسم کا ہی۔ اوّل میں وہ سب صداقتیں شامل ہیں جو انسان کے روح پر زرین حروف سے منقش کرتے ہیں +

دوئم وہ صداقتیں جو نیچر میں ہیں جس کام پر اخلاقی قوتیں

اور عقل شہادت نہ دیوے وہ خدا کے حکم کے موافق نہیں ہے +

دوسرے مطلب کے بر لانے کے لئے یہہ جواب دیا جاتا ہے کہ گناہ کی تمام آلودگی سے خلاص ہو جانا (خیال کلام اور فعل میں) نجات ہے۔ یہہ خلاصی رفتہ رفتہ استعمال سے ہوتی جاتی ہے + باقی آیندہ

منقولات

خط و کتابت درمیان روس اور افغانستان کے

چٹھی ازجانب جنرل وان کافمین بنام امیر شیر علی مورخہ چہارم نومبر ۱۸۷۸ء

بعد ما وجب کے واضح ہو کہ آپ کی چٹھی مورخہ دوازدہم شوال شانزدہم (۲۰) اکتوبر یعنے سوم ذیقعد کو بمقام تاشقند میرے پاس پہونچی اور میں اسکے مضمون سے آگاہ ہوا میں نے اُنکی چٹھی کا ایک خلاصہ شہنشاہ کی خدمت میں بذریعہ تاربرقی کے بھیجدیا ہے اور خاص چٹھی کو بھی بھیجدیا ہے اور نیز اُس چٹھی کو بھی جو جنرل اسٹولیٹاف کے نام تھی بذریعہ ڈاک کے لویڈا کو بھیجدیا ہے جہاں شاہنشاہ آجکل تشریف رکھتے ہیں میں نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انگریز آپکے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں اور میں بطور دوست کے آپکو یہہ اطلاع دیتا ہوں کہ اگر وہ صلح کا پیغام بھیجیں تو آپ اُن کے ساتھ صلح کر لیں +

چٹھی ازجانب جنرل وان کافمین بنام امیر شیر علی مورخہ دوم نومبر ۱۸۷۸ء

بعد ما وجب کے واضح ہو کہ آپکی دوستانہ چٹھی مورخہ بست و نہم اکتوبر (چارم نومبر ۱۸۷۸ء) مطابق ہشتم ذیقعد ۱۲۹۵ ہجری جو آپ نے اس خداداد گورنمنٹ کے اہلکاروں کے ہاتھ بھیجی تھی میری نظر سے گذری اور میں نے اُسکے مضمون سے اطلاع پائی چٹھی مذکور کے پہنچنے سے پہلے ایک چٹھی افسران گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے جسمیں نہایت سخت اور مخالفانہ کلمات درج تھے میرے پاس آئی تھی میں نے اُسکو پڑھکر راز گرنات سفیر جلیل القدر گورنمنٹ روس کے حوالہ کر دیا اور اُس نے اُسکا ایک روسی ترجمہ آپکے پاس بھیجا جبکہ میں چٹھی مذکور کا جواب لکھ رہا تھا اور تمام سوالات کے جواب دے رہا تھا تو آپ کی چٹھی میرے پاس پہنچی آپ نے لکھا ہے کہ مجھکو اُنکے ساتھ صلح کر لینی چاہیے میں گورنمنٹ انگریزی کی طور و طریق سے یہہ بات جانتا تھا کہ وہ اُس خداداد گورنمنٹ کی نسبت اپنی دشمنی سے ہرگز باز نہ آوینگے۔ اور وہ کسی مصالحت آمیز پیغام کو جو رنجش کے رفع کرنیکی غرض سے بھیجے جاویں نہ سنینگے گو ہنوز طرفین سے کوئی گولہ نہیں چلا ہے لیکن میں نے آپ کی دوستانہ صلاح کے بموجب جو حضور شاہنشاہ روس کے حکم سے دی گئی تھی صلاح کے باب میں نامہ و پیغام کئے ہیں یعنے میں نے اُنکی چٹھی کا ایک دوستانہ جواب بھیجا ہے جس میں معقول اور شایستہ باتیں درج تھیں جسکی ایک نقل میں اس چٹھی کے ساتھ بھیجتا ہوں تاکہ آپ اُسکو پڑھکر معاملہ کی اصل حقیقت سے واقف ہوں۔ اب بات کا دیکھنا باقی ہے کہ گورنمنٹ انگریزی افغانستان کے حملہ کی نسبت کیا کرنا چاہتی ہے میں یقین کرتا ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً مجھکو اپنی خیر و عافیت سے یاد و شاد فرماتے رہینگے +

چٹھی ازجانب جنرل وان کافمین بنام امیر شیر علی مورخہ بست و ششم نومبر ۱۸۷۸ء

بعد ما وجب کے واضح ہو کہ مجھکو آپکی چٹھی بست و چہارم ذیقعد ۱۲۹۵ ہجری (دوم نومبر ۱۸۷۸ء) کے موصول ہونے اور آپ کی خیر و عافیت کے دریافت ہونے سے نہایت مسرت حاصل ہوئی میرے پاس اُس چٹھی کی بھی نقل آئی ہے جو آپ نے صاحب گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں بھیجی تھی خدا آپ پر مہربان رہے انگلستان کے وزیروں نے لنڈن میں ہمارے سفیر سے اس بات کا ذمہ کر لیا ہے کہ وہ افغانستان کی آزادی میں دست اندازی نہ کرینگے مجھکو حضور شاہنشاہ نے آپکو اس خبر سے مطلع کرنے اور آپ سے دوستی پیدا کرنیکے بعد اپنی خدمت میں حاضر ہونے کی ہدایت کی ہے چنانچہ میں اس ملک کے معاملات کا انتظام کرنے کے بعد روس کی دار السلطنت کو جانا چاہتا ہوں چونکہ میں آپ کے معتبر سرداروں کا یہاں زیادہ تر عرصہ تک رکھنا مصلحت نہیں خیال کرتا ہوں جنکی آپ کو ضرورت ہے اسلئے میں محمد حسن خان کتاب (ڈپٹی گورنر) اور غلام حیدر خان کو معہ دو اہلکاروں کے آپکے پاس واپس بھیجتا ہوں میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مجھکو اپنی سلطنت کا خیر خواہ تصور کرینگے اور وقتاً فوقتاً مجھکو چٹھیاں لکھتے رہینگے میں نے یہہ ہدایت کر دی ہے کہ جب تک میں واپس نہ آؤں اُسوقت تک آپکی ہر ایک چٹھی جو ترکستان میں اُنکے پاس پہنچے دار السلطنت کو روانہ کر دیجاوے آپکی خوش اقبالی میری خوشی کا باعث ہے اور اگر آپ پر کوئی تکلیف پڑے تو مجھکو نہایت رنج ہوگا مرزا محمد حسن خان کتاب کی معرفت میں نے چند تحایف آپکے واسطے بھیجے ہیں شاید وہ مقبول ہونگے + باقی آیندہ

وہ قندھار چلا

گو آجتک لنڈن کے بباشے تھپکیاں دیتے رہے کہ شاید



قندھار پر گورنمنٹ ہی قبضہ رکھے لیکن قندھار کب رکھنے والا تھا جسکی حالت بتا رہی ہے کہ اب چلا اب چلا۔ سردار ہاشم خان پسر سابق سردار اعظم خان معہ چار ہزار پیادوں اور ایکہزار سواروں کے داخل قندھار ہونے والے ہیں جو تخت قندھار پر براجیں گے اور عنان حکومت قندھار ہاتھ میں لیں گے۔ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جو کچھ گورنمنٹ جانتی ہے اور سمجھتی ہے ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن جسقدر ہم سمجھ سکتے ہیں اُسکی رو سے ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اس صدی میں یہہ امر یادگار رہے گا کہ گورنمنٹ انگریزی نے جہالت افغانستان کے جھنجھوڑنے میں بہت کچھ اپنا خزانہ خالی کیا لیکن جب شکار اپنے ہاتھ آگیا تو اُسکو اسطرح چھوڑ دیا جسطرح پرند جانور کو اپنے ہاتھ سے اچھال کر اوڑا دیتے ہیں اور وہ پھُر کرکے چلتا پھرتا نظر آتا ہے ہم نے برلن لنڈن کے مباحثے دیکھے اور مفصل سپیچیں بھی دیکھیں جو قبضہ قندھار پر ہوئی تھیں لیکن قبضہ قندھار کے خلاف جو لوگ جھکے ہوئے تھے اُن کے دلایل نہ دیکھے جس سے ملک بھی تصفیہ کرکے کچھ سمجھ لیتا +

خیر یہہ بھی بہتر ہوا کہ ایوبخان کو قندھار نہ ملا اگر اُسکو ملتا بہت بڑی قباحتوں کا سامنا ہوتا لیکن لڑائی فساد وغیرہ کا نصیحتی خیال بتا رہے ہیں کہ اب بھی ضرور ہوگی اور ہاشم خان کو ایوبخان بخلانہ بیٹھنے دیگا اور یہہ ابھی کسی کو خبر نہیں ہے کہ ہاشم خان ایوبخان کی ٹکر کا ہے یا نہیں اور یہہ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سرکار انگریزی کی فوج ظفر موج کے سامنے ایوبخان کی مجال نہ تھی کہ کان بھی پھٹا سکے خیر اس بحث کو تو اب ہمکو بھولنا چاہئے کیونکہ اب آناً فاناً میں ہم ہاشم خان کو تخت قندھار پر دیکھنے والے ہیں لیکن اسوقت ہمکو غور کرنی چاہئے کہ اب ہم قندھار کے معاملات عبدالرحمان کی معاملت سے ہی بھگتیں گے یا ہاشم خان سے براہ راست کارروائی بھگتا سکیں گے لیکن افسوس ہے یہہ ہے کہ اگر ہم اب بھی یہہ سمجھیں کہ ہم ہاشم خان سے علیحدہ کارروائی بھگت سکیں گے۔ کیونکہ قندھار کی حالت شاید اب ویسی ہی ہوگی جیسی کہ شیر علیخان کے زمانہ میں تھی کہ ہمکو اُس سے کچھ تعلق نہ تھا اور اگر ہمارا اُس سے براہ راست کچھ تعلق نہ رہا تو ہم نے درحقیقت کوئی بھی پہلو اپنے پاس نہیں رکھا۔ ہمکو کوشش کرنی چاہئے کہ ہم براہ راست قندھار کے حاکم سے بھگتا دا کیا کریں جسطرح قلات سے کرتے ہیں گو حاکم قندھار امیر کابل سے مشورہ لیتا رہے + ازانجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

لنڈن ۲۲ مارچ ۱۸۸۱ء۔ لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے کل شب ہوس آف کامنز میں کہا کہ والیسرائے ہند نے امیر کو مطلع کر دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا مصمم ارادہ ہے کہ قندھار کو اُسکے حوالہ کر دے اُنکی حکومت وہاں قایم ہو جاوے تو انکی گورنمنٹ کو مان لیا جاوے گا اور کچھ مدد محدود کابل میں پہنچاویگی صاحب ممدوح نے یہہ بھی کہا کہ چند ذی اقتدار سرداروں نے امیر کی تابعداری قبول کر لی ہے +

پرنس آف ویلس سینٹ پیٹرزبرگ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں +

بور لوگوں کو ۱۴ دن اور مہلت دی گئی ہے۔ بور لوگوں نے شرایط صلح میں کُل اعتراض ہتھیاروں کے دیدینے کے سوال پر مبنی تھا۔ بور لوگوں کی شکایتوں اور تکالیف کی تحقیقات کے لئے جو شاہی کمیشن بیٹھی تھی اُسمیں گورنر آف کیپ کالونی بھی شامل تھے +

پرائمیر (وزیر اعظم) نے بجواب ایک سوال ستفسرہ ہوس آف کامنز میں کہا کہ مندرجہ ذیل شرایط صلح بور لوگوں نے منظور کر لی ہیں +

(۱) ملکہ کی پادشاہی کو مانتے ہیں +

(۲) ٹرانسوال میں پوری پوری گھر کی گورنمنٹ رکھینگے +

(۳) سرکار انگریزی قوم بور کی غیر ملکی تعلقات پر حکومت رکھے اور ایک سرکاری رزیڈنٹ دارالسلطنت میں قایم کیا جاوے +

(۴) ایک شاہی کمیشن جس میں ایولن وڈ گورنر اور چیف جسٹس آف کیپ کالونی شامل ہوں مقرر کیجاوے تاکہ وہ ایسی سرحدی سوالوں کی بابت انتظام کرے اور نیز اس بات پر غور فرماوے کہ ٹرانسوال کے مشرقی حصہ میں سے کونسا ٹکڑا علیحدہ کیا جاوے۔ افواج بور اپنے اپنے گھروں کو منتشر ہو جاوے گی اور سرکاری افواج قلعوں اپنے اپنے مقامات پر موجود رہیں گی تاوقتیکہ ٹھیک ٹھیک بندوبست نہ ہو جاوے مگر افواج انگریزی آگے نہیں بڑھیں گی +

لنڈن ۲۳ مارچ ۱۸۸۱ء ٹرانسوال سے جو خبریں پہنچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی کمیشن معینہ بغرض تحقیقات ہیڈلبرگ کو عنقریب جانے والے ہیں +

شملہ جنرل داؤد شاہ اور مستوفی حبیب اللہ کاشمہ برسال بھر کے رہنے کے لئے مستقل بندوبست کئے گئے ہیں + قوم وزیری کے برخلاف جو حملہ کیا گیا ہے اُسکے ساتھ پولیٹیکل افیسر میجر مکالی صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمعیلخان گئے ہیں +

لنڈن ۲۴ مارچ کُل ممالک میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں جس میں کہ انخلاے قندھار کے برخلاف رائیں ہیں + سر ریچل ٹیمپل علیل ہیں۔ خبر ملی ہے کہ نانٹس میں تھیٹر بالکل خاک سیاہ ہو گیا اور قریب سو آدمیوں کے جل کر مر گئے افسوس کی بات ہے کہ نواب سر غلام حسین خان کے۔سی۔ ایس۔آئی پشاور میں سخت بیمار تھے صاحب ممدوح محمد حیات خان کے الزامات کی بابت بطور گواہ بلائے گئے تھے اب اُنکو اسقدر صحت ہے کہ وہ گھر پر واپس آسکتے ہیں +

قندھار سے خبر آئی ہے کہ ایک قاصد کابل سے وہاں

آیا ہے اور اُسکے پاس ۱۳۷ خطوط منجانب امیر کابل تمام سرداران درانیاں قندھار موجود ہیں۔ انمیں مرقوم ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے قندھار امیر کے قبضہ میں چھوڑ دیا ہے۔ اور نیز اُس قاصد کا بیان ہے کہ پانچ رجمنٹیں پیادگان اور چار سواران اور ۲۰ توپیں معہ دو ہزار خاصہ دار کابل کے باہر دو فرلانگ پر خیمہ زن ہیں اور قندھار کی طرف کوچ کرنے پر آمادہ ہیں بعض قندھاری سرداروں نے امیر کو تحریر کر دیا ہے کہ ہم آپکی تابعداری منظور کرتے ہیں اور نیز ہم آپکی حکمرانی میں معاون ہونگے۔ ایلچیوں کو بذریعہ رزیڈنٹ سرکار انگریزی اطلاع دی گئی ہے کہ مصمم ارادہ سرکار انگلشیہ کا ہے کہ قندھار کا قبضہ عبدالرحمان کو دیا جاوے۔ اُمید ہے کہ اُسکی فوجیں جلدی وہاں پہونچ جاوینگی۔ ایلچی بآرام وہاں سے چلے آئے ہیں۔ قندھار میں بالکل امن و امان ہے +

کابل / پشاور میں کابل سے خبر ملی ہے کہ چار ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار قندھار کی طرف روانہ ہوئی ہیں اور سوار اُنکے ساتھ کوچ کر رہے ہیں۔ سردار ہاشم خان پسر سابق سردار اعظم خان معہ دیگر ملازمان امیر کی طرف سے گورنر قندھار مقرر ہو کر تشریف لے چلے ہیں۔ جنرل غلام حیدر خان معہ پیادگان و توپخانہ وہاں جانے والے ہیں کُل مقامات چوکی وغیرہ واقعہ خیبر اِن فرقوں کو منتقل بامن و امان کر گئی ہیں۔ ہماری افواج کی واپسی میں کوئی دقت وغیرہ سدراہ نہیں ہوئی۔ خیبر سے بآرام نکل آئی ہیں زیر انتظام جدید ایک قافلہ جمرود سے علی مسجد کے درمیان ہو کر زیر حفاظت نمبرداران بآرام گذر گیا ہے +

انتظام فوجی زیر نگرانی جنرل تہم کمال کامیابی سے ہوا +

لودیانہ

میلہ چیت چودس کا تاریخ کی غلطی سے پیر اور منگل کو ہوا پولیس نے اگرچہ اپنی کوشش سے گنواروں اور دیہاتیوں کے ہاتھوں کو روکا اور حتی المقدور بسیروں کے نشانے نہ لگانے دئے مگر اُن کی زبان کو کون روک سکتا تھا جو اُن کے دل میں آتا تھا خرافات اور گندے الفاظ بکتے تھے۔ کیا کوئی قانون فحش راگ اور گندی الفاظوں کے انسداد کے لئے ہماری سرکار جاری نہیں کر سکتی ہے +

حسب دستور دو ہفتہ سے سیتلا کا میلہ جس میں صرف اہل ہنود کی مستورات جاتی ہیں منگل کے روز میونسپل باغ کے پاس بھرا کرتا ہے۔ ہم ہنود ان کی برادری سے اُمید کرتے ہیں کہ شاید وہ [illegible] م کو بھی قبیح [illegible] کر اسکا انسداد فرماوینگے اور نہ صرف اپنی ہی برادری میں بلکہ تمام اہل ہنود سے انسداد کرائینگے۔ اور ٹیکہ کی ترغیب دیکر جتلائینگے کہ اُس سیتلا رانی کی پوجا پاٹ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور بچوں کو ٹیکہ جو انسداد چیچک کا ہے لگواؤ +

رگھ سرکاری میں بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۸۸۱ء کو میلہ حسب دستور بھرا مگر چونکہ اُس روز بارش ہوتی رہی اسواسطے چنداں رونق نہ تھی +

فہرست قرآن

فہرست قرآن جسکا اشتہار پہلے شایع ہو چکا ہے عنقریب چھپنی شروع ہوگی اسلئے لکھا جاتا ہے کہ جن جن صاحبان کی درخواستیں آچکی ہیں اُنکو مطمئن رہنا چاہئے اور باقی صاحبان کو جنکو خواہش خریداری کی ہو بہت جلد درخواست روانہ کرنی چاہئیں ورنہ ایسی نایاب چیز جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونیوالی ہے پھر دستیاب نہ ہوگی +

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل ہے۔ سالانہ بلا محصول عہ معہ محصول لے۔ ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ۔ ۳ پرچہ کیواسطے ۱۲ر۔ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۶ر۔ ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۱ر۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۴ر۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہے بھیجنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا